بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ وسلام

(قرآن مجید و حدیث کی روشنی میں)

مرتبہ

مسعود احمد صاحب

جماعت المسلمین

فی سبیل اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صلوٰة وسلام

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ (سورۂ احزاب)

ترجمہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو، تم نبی کے لئے دعائے رحمت کیا کرو اور ان پر سلام بھیجا کرو ﴿٥٦﴾

(سورۂ احزاب)

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں:۔

سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہمیں یہ تو اللہ نے بتا دیا کہ ہم (آپ پر) سلام کیسے بھیجیں (اب یہ بتائیے کہ) ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (صحیح بخاری کتاب
الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی
جزء۴ ص۱۱۸)

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔
قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِیْمُ فَکَیْفَ
نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ (صحیح بخاری
کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ
الاحزاب جزء۶ ص۱۵۱)

انہوں نے کہا یا رسول اللہ سلام بھیجنا تو ہمیں
معلوم ہو گیا لیکن درود آپ پر کیسے بھیجیں؟
آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں:۔
اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
فَقَالَ لَهٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ فَسَکَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی
تَمَنَّیْنَا اَنَّهٗ لَمْ یَسْئَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ (صحیح مسلم
کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی

ہم لوگ سعد بن عبادہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں
تشریف لائے۔ بشیر بن سعد نے پوچھا اے اللہ کے
رسول، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا
حکم دیا ہے لہٰذا آپ بتائیے کہ ہم آپ پر درود کیسے
بھیجیں۔ یہ سننے کے بعد آپ خاموش رہے اور ہم نے
تمنا کی کہ (کاش) بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا۔ پھر تھوڑی
دیر بعد آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اور سلام بھیجنے کا طریقہ تو تم کو معلوم ہی
ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد ۱/۱۷۲)

حضرت ابو حمید الساعدیؓ فرماتے ہیں:-

أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی جز ۱ ص ۴۷۸ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد ۱/۱۷۲)

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہؓ، حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو مسعودؓ کی مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا طریقہ صحابہ کرام کو پہلے سکھا دیا گیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:-

إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

ہم (ابتداء میں) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو (سلام کے وقت) اس طرح کہتے اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام اور فلاں پر سلام، فلاں پر سلام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سلام نہ کیا کرو اللہ تو خود سلام ہے بلکہ اس طرح کہا کرو۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا (اس کے بعد یہ کہا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشہد جزء اول ص۱۱۵ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب التشہد فی الصلوٰۃ ۱/۱۴۱)

کرو) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کا طریقہ بتایا گیا تھا یعنی تشہد میں یہ الفاظ کہے جاتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ صحابہ کرام کو معلوم نہیں تھا لہٰذا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ بتا دیا۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام کا ایک خاص طریقہ ہے اور وہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ صحابہ کرام نے خود صلوٰۃ کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جس طرح چاہو صلوٰۃ بھیج دو۔

حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ یہ سکوت اس بات پر دال ہے کہ صلوٰۃ کا طریقہ بذریعہ وحی سکھایا گیا۔

ان تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ صلوٰۃ اسی طریقہ سے بھیجنا چاہئے جس طرح سے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی۔ اپنی طرف سے کوئی طریقہ اختیار کرنا اور صلوٰۃ کے الفاظ خود اختراع کرنا صحیح نہیں۔

صلوٰۃ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد جزء اول ص۱۷۵)

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ رحمت بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

(ماخذ :۔ تفسیر قرآن عزیز جلد ۲ ص۱۱۴۶)

صلوٰۃ وسلام کے جملہ مسائل

(۱) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو صلوٰۃ (درود) پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (رواه الترمذی وصححه فی ابواب الدعوات باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۲/۵۲۲)

وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۲) جب اذان سنے تو درود پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن جزء اول ص۱۶۳)

جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ رحمت بھیجنے کی دعاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

(۳) جب دعاء کرے تو حمد و ثنا کے بعد درود پڑھے پھر دعاء کرے۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں:۔

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْا فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ (رواه الترمذی وصححه فی ابواب الدعوات باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم جزء ۲ ص۵۰۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صلوٰۃ میں دعاء کرتے ہوئے سنا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی۔ آپ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ جب تم دعاء کیا کرو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیا کرو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو پھر اس کے بعد جو چاہو دعاء کیا کرو۔

(۴) ہر مجلس میں درود پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات باب ماجاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ جزء ۲ ص۱۷۸ سندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء اول ص۱۱۲)

جس مجلس میں نہ اللہ کا ذکر کیا جائے اور نہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا جائے تو وہ مجلس اہل مجلس کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اگر اللہ چاہے گا تو ان کو سزا دیگا اور اللہ چاہے گا تو معاف کر دیگا۔

⑤ جب مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے۔

(ابوداؤد عن ابی حمید کتاب الصلوٰۃ باب فی مایقول عند دخول المسجد جزء اول ص۴۳۔ سندہ صحیح صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۵۰)

⑥ جب مسجد سے نکلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ (ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء عند دخول المسجد جزء اول ص۱۲۱۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۱۵۱)

جب مسجد سے نکلے تو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے۔

⑦ نماز میں درود وسلام پڑھے۔ (نماز میں درود وسلام کی احادیث کے لئے دیکھئے ص۲ اور ص۳)

⑧ جنازہ کی نماز میں بھی درود پڑھے۔

ابوامامہ کہتے ہیں:۔

اَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَلسُّنَّةُ) فِي الصَّلٰوةِ عَلَى

مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے (بہت سے) اصحاب نے نماز جنازہ کے سلسلہ میں بیان کیا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ

الجنازة ان يكبر الامام ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويخلص الصلوٰة في التكبيرات الثلاث ثم يسلم تسليما خفيا حين ينصرف

ہے کہ امام تکبیر کہے پھر تین تکبیروں کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجے اور (میت کے لئے) خالص دعا بھی کرے پھر جب نماز سے فارغ ہو تو آہستہ سے سلام کہے۔

(رواہ الحاکم فی کتاب الجنائز باب ادعیۃ صلوٰۃ الجنازۃ جزء اول ص۳۶۰ ومصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز باب القراءۃ والدعاء فی الصلوٰۃ جزء ۳ ص۴۸۹ سندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص۱۲۲)

⑨ جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علی (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ جزء اول ص۱۵۷۔ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ ص۲۸)

اس دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

اعتراضات اور جوابات

① حضرت ابوہریرہؓ کی بیان کردہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم (ابوداؤد)

میری قبر کو عید نہ بنانا البتہ مجھ پر درود بھیجتے رہنا، بے شک تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب نے اس حدیث کو توحید کے منافی سمجھا اور اسے ضعیف قرار دیا۔ ضعف کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن نافع ضعیف ہے، ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے، لکھتے ہیں:

"ابوداؤد میں جو درود پہنچائے جانے کی روایت آئی ہے اس میں

عبداللہ بن نافع راوی ضعیف ہے۔" (یہ قبریں یہ آستانے ایڈیشن
اول وثانی ص۱۶) (یہ مزار یہ میلے ص۱۸)
عثمانی صاحب کا اس حدیث کو ضعیف بتانا صحیح نہیں۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، اس کا راوی عبداللہ بن نافع بن ابی نافع الصائغ جس کو موصوف نے ضعیف کہا ہے بالکل ثقہ ہے۔ یہ صحیح مسلم کا راوی ہے۔ اس راوی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں :

"ثقة، صحيح الكتاب، في حفظه لين" (تقریب جلد اول ص۴۵۶)

یہ راوی ثقہ ہے، صحیح الکتاب ہے، حافظہ میں نرمی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے عبداللہ بن نافع کو ثقہ کہا، امام مسلمؒ کا اس سے روایت کرنا اور امام یحییٰ بن معین کا اس کو ثقہ کہنا اس کی ثقاہت کے لئے کافی ہے (مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۶۹۲) عجلی اور خلیلی نے اس کو ثقہ کہا ہے، دارقطنیؒ اسے معتبر سمجھتے ہیں، امام شافعیؒ اس کی تعریف کرتے ہیں (تہذیب التہذیب جلد ۶ ص۵۲) امام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (مرعاۃ جلد ۱ ص۶۹۲)

علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی تحریر فرماتے ہیں :

رواه ابو داؤد باسناد صحيح (بلوغ الامانی شرح فتح الربانی جزء ۱۳ ص۲۴)

(امام) ابوداؤدؒ نے اس کو صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

وصححه النووى فى الاذكار۔

امام نووی نے بھی اذکار میں اسے صحیح کہا ہے۔ (مرعاۃ جلد اول ص۶۹۲)

اس حدیث کے مزید شواہد سنئے :

(۲) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ (ابویعلیٰ)

بے شک تمہارا سلام مجھے پہنچ جاتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو۔

حافظ ضیاء مقدسیؒ نے اس حدیث کو جید و صحیح بتایا ہے اور ان کی تصحیح امام ترمذی کی تصحیح کے قریب ہوتی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ

المصابیح جلد اول ص۶۹۲)

علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی فرماتے ہیں :

ولھذا الحدیث شواھد صادقۃ من اوجہ مختلفۃ منھا عن علی ..... الخ (بلوغ الامانی جز ۱۲ ص۳۹)

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کے بہت سے سچے شواہد ہیں جو مختلف سندوں سے مروی ہیں، ان میں سے حضرت علی رضہ کی حدیث بھی ہے۔

گویا علامہ الساعاتی نے بھی اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔

(۳) حضرت حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

صَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ وَسَلَامَکُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (مسند ابو یعلی) وروی نحوہ عبدالرزاق فی مصنف (مصنف جلد ۳ ص۷۱)

مجھ پر درود بھیجو اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا درود و سلام مجھے پہنچ جاتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو۔

حافظ ضیاء مقدسی نے اس حدیث کو جید و صحیح بتایا ہے (مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۶۹۲)

(۴) حضرت حسنؓ بن علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

حیثما کنتم فصلوا علی فان صلوٰتکم تبلغنی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وسندہ حسن مرعاۃ جلد ۱ ص۶۸۴)

جہاں کہیں بھی تم ہو مجھ پر درود پڑھا کرو، بے شک تمہارا درود مجھے پہنچ جائیگا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۵) حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من صلی علی بلغتنی صلوٰتہ و صلیت علیہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ لاباس بہ۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۶۸۴)

جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے اور میں بھی اس کے لئے دعائے رحمت کرتا ہوں۔

اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں۔

درود شریف کس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے اس کی تفصیل بھی حدیث میں موجود ہے۔

(۶) حضرت ابو مسعود انصاری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثروا علی من الصلوٰۃ یوم الجمعۃ فانہ لیس یصلی علی احد یوم الجمعۃ الا عرضت علی صلوتہ {رواہ البیہقی (فی شعب الایمان) وابن ابی عاصم و رواتہ ثقات کما قال البخاری (نیل الاوطار جزء ۳ ص ۲۱)}	مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو کوئی بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود مجھ پر (اسی دن) پیش کر دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(۷) حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلاۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ (رواہ البیہقی بسند لاباس بہ۔ فتح الباری کتاب الدعوات جزء ۱۳ ص ۳۲۱)	میری امت کا درود مجھ پر ہر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے۔

اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں۔

(۸) حضرت اوس بن اوس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ ..... فاکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی (رواہ ابو داؤد والنسائی و ابن ماجۃ واحمد)	جمعہ کا دن تمہارے تمام دنوں میں سب سے بہتر ہے ..... لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے صحیح بخاری

کی شرط پر صحیح کہا ہے، امام نووی اور امام ابن دحیہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱) امام ابن حبان نے بھی اسے صحیح کہا ہے (فتح الباری جزء ۱۳ صفحہ ۴۲۱)

اس حدیث کے تینوں راوی حسین بن علی الجعفیؒ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابرؒ اور شراحیل ابی الاشعث الصنعانی، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں (تقریب جلد اول صفحہ ۱۷۷، صفحہ ۵۰۲ وصفحہ ۳۴۵)

شیخ ابوالحسن عبیداللہ بن علامہ محمد بن عبدالسلام مبارکپوری فرماتے ہیں:
فالحق ان الحدیث صحیح (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱) حق یہ ہے کہ بے شک یہ حدیث صحیح ہے۔

باوجود اِس کے ڈاکٹر عثمانی لکھتے ہیں:

"اس ضعیف روایت سے ناسمجھ لوگ انبیاء علیہم السلام کی قبر میں زندگی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" (یہ قبریں یہ آستانے ایڈیشن اول وثانی صفحہ ۱۶) (یہ مزار یہ میلے صفحہ ۱۸)

حدیث زیر بحث صحیح بخاری کی شرط پر صحیح ہے، اس کے راوی اعلیٰ درجہ کے رواۃ میں شمار ہوتے ہیں پھر بھی بقول عثمانی صاحب یہ حدیث ضعیف ہے معلوم نہیں کس بنیاد پر اسے ضعیف کہا گیا ہے؟ اپنے نظریہ کی حمایت میں اسے ضعیف تو بنایا لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیا ضعف ہے؟ آخر یہ کیا ذہن کہ اپنے نظریہ کی خاطر جس حدیث کو چاہا ضعیف کہدیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود شریف پہنچائے جانے کی روایتیں بالکل صحیح ہیں لیکن موصوف ان حدیثوں کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"عثمان رضی اللہ عنہ مشرکینِ مکہ کی حراست میں رہے، نمازوں کو وہ کسی حال میں ترک کرنے والے نہ تھے مگر نمازیں پڑھا ہوا درود نبیؐ تک نہ پہنچا ورنہ عثمانؓ کے خون کا انتقام لینے کے لئے وہ "بیعت رضوان" نہ لیتے اور کہہ دیتے کہ عثمان زندہ ہیں اور ان کا درود پہنچ رہا ہے۔" ("یہ قبریں یہ آستانے" ایڈیشن اول

وثانی صـ۱۶) (بہ مزار یہ میلے صـ۱۸)

جوابات: کتنی عجیب وغریب بات کہی گئی ہے۔ اس کا جواب کئی طرح سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب: احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں ہر قیاس فاسد ہے۔

دوسرا جواب: درود پہنچائے جانے کا انتظام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کیا گیا ہے نہ کہ زندگی میں کیا گیا تھا۔ حدیث زیر بحث میں یہ چیز موجود ہے کہ صحابہ کرام نے پوچھا کہ کس طرح آپ کو درود پہنچے گا حالانکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انبیاء کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "میری قبر کو عید نہ بنانا بلکہ مجھ پر درود پڑھتے رہنا، تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا، خواہ تم کہیں بھی ہو" (اس حدیث کی صحت اوپر ثابت کی جا چکی ہے)۔ کیا یہ الفاظ نہیں بتا رہے ہے کہ درود کا پہنچایا جانا برزخی زندگی کے لئے مخصوص ہے نہ کہ حیات دنیوی کے لئے، افسوس ہے اتنی کھلی ہوئی حقیقت ان پر منکشف نہیں ہوئی۔

تیسرا جواب: احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ درود شریف جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے۔ اب غور طلب چیز یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر اور بیعت رضوان کا درمیانی وقفہ اتنا تھا کہ اس میں جمعہ کا دن بھی آیا اور اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درود آپ پر پیش نہ کیا گیا؟ لہٰذا اعتراض کرنے سے پہلے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ خبر شہادت اور بیعتِ رضوان کے درمیان جمعہ آیا تھا اور کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا اعتراض بے معنیٰ ہے۔

چوتھا جواب: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نمازِ فجر کا درود تو پہنچا، لیکن نمازِ ظہر کا وقت آنے سے پہلے اشراق یا چاشت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی اور اسی وقت بیعت رضوان لی گئی۔ بتلایئے اس میں آخر کیا اشکال ہے۔ نمازِ فجر اور نماز ظہر کے درمیان کافی طویل وقفہ ہوتا ہے پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ نمازِ ظہر زوال ہوتے ہی پڑھی گئی ہو، سفر میں تاخیر کا امکان ہے

ایسی صورت میں وقفہ اور بڑھ جائے گا۔

پانچواں جواب: کیا یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ درود شریف پڑھنے کا حکم صلح حدیبیہ سے پہلے دیا جا چکا تھا؟ کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں لہذا اعتراض لغو ہے۔

ان پانچوں باتوں میں سے عثمانی صاحب نے کسی بات پر غور نہیں کیا اور بلاوجہ اعتراض کر دیا۔

درود شریف پہنچائے جانے کی مزید روایت ملاحظہ فرمائیے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود و سلام کون پہنچاتا ہے اس کی تفصیل بھی حدیث میں موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۹) اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ احمد والدارمی وابن حبان)	اللہ کے (کچھ) فرشتے ہیں جو زمین میں (سیر و) سیاحت کرتے رہتے ہیں۔ وہ فرشتے میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔

یہ حدیث بھی بالکل صحیح ہے۔ امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں "اس حدیث کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں"۔ (مرعاۃ جلد اول ص۶۸۴) امام ابن حبانؒ نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص۳۱۱) لیکن جس کو نہ ماننا ہو وہ نہیں مانتا۔ ڈاکٹر عثمانی لکھتے ہیں:

"گھڑی ہوئی ہے" (یہ قبریں یہ آستانے "ایڈیشن اول و ثانی ص۱۶)
(یہ مزار یہ میلے ص۱۸)

نوٹ:- یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ اس کی مفصل جرح و تعدیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "ذہن پرستی" ص۵۵ تا ص۶۲ از مسعود احمد صاحب (امیر جماعت المسلمین)

اب تک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود و سلام پیش کئے جانے کے متعلق نو حدیثیں نقل کیں، جن میں سے پانچ صحیح ہیں، چار حسن ہیں، کیا اتنی حدیثیں بھی مسئلہ زیر بحث کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں؟ ہم تو کہتے ہیں کہ ایک صحیح حدیث بھی کسی مسئلہ کو ثابت کرنے کے کافی ہے۔ افسوس ہے کہ اتنی صحیح حدیثوں کے باوجود اپنے ذہنی نظریہ کو ترک نہیں کیا گیا۔

انتباہ اگر ضعیف حدیثوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد سولہ[۱۶] تک پہنچ جاتی ہے لیکن ہم نے ضعیف حدیثوں کو اس لئے پیش نہیں کیا کہ وہ ہمارے نزدیک حجت نہیں، بلکہ ہم نے ان کو بطور شواہد کے بھی پیش نہیں کیا اگرچہ عثمانی صاحب شواہد میں خاموشی کے ساتھ ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں بلکہ بطور حجت کے بھی پیش کرتے ہیں مثلاً عرس کی تردید میں جو حدیث انہوں نے بطور حجت پیش کی ہے وہ بقول ان کے ضعیف ہے۔ ("یہ قبریں یہ آستانے" دوسرا ایڈیشن ص۳۱)

عجیب و غریب مغالطہ ڈاکٹر عثمانی لکھتے ہیں کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیدًا (ابوداؤد۔ نسائی) (میری قبر پر میلہ مت لگانا (ابوداؤد۔ نسائی)" ("یہ قبریں یہ آستانے" پہلا ایڈیشن ص۳۱)

ڈاکٹر عثمانی صاحب نے غلط لکھا ہے کہ یہ حدیث نسائی میں ہے۔ یہ حدیث سنن نسائی میں نہیں ہے، صرف ابوداؤد میں ہے۔ حدیث کے پورے الفاظ یہ ہیں:۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ (ابوداؤد کتاب الحج باب زیارۃ القبور)

میری قبر کو عید نہ بنانا البتہ مجھ پر درود پڑھتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔

اس حدیث کے دو حصّے ہیں۔
(۱) میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔
(۲) درود پڑھتے رہنا، تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔

اگر اس حدیث کی سند صحیح ہوگی تو دونوں حصّے صحیح ہوں گے، اگر حدیث کی سند ضعیف ہوگی تو دونوں حصّے ضعیف ہوں گے۔ دونوں حصّوں کی سند کی حیثیت مختلف نہیں ہو سکتی، لیکن ہمیں حیرت ہے کہ کس طرح عثمانی صاحب نے دونوں حصوں کی سند کو مختلف حیثیت دیدی، ایک حصّہ کو قابل احتجاج سمجھا اور دوسرے حصّہ کو ضعیف اور ناقابل احتجاج۔ عرس کی تردید کرتے ہوئے اس حدیث کو صحیح مان لیا اور دلیل میں پیش کر دیا (جیسا کہ اوپر نقل کیا گیا ہے) اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک درود کے پہنچنے کا معاملہ آیا تو عبداللہ بن نافع راوی کو ضعیف کہہ کر حدیث کا انکار کر دیا (ملاحظہ ہو "یہ قبریں یہ آستانے" ایڈیشن اول وثانی ص۱۶) (یہ مزار یہ میلے ص۱) یہ توحق پرستی نہیں ہوئی۔ یہ کام بذات خود توحید کے منافی ہے، توحید تو یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اُسے ماننے، نہ اپنی رائے کو ترجیح دے، نہ کسی اور کی رائے کو، حدیث کے دونوں حصّے ایک ہی حدیث کے متن میں شامل ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک حصہ قابل احتجاج ہے اور دوسرا ضعیف اور ناقابل احتجاج؟ موصوف نے عرس کی تردید میں اسے پیش کیوں کیا اور پیش کیا تھا تو یہ کیوں نہ بتایا کہ اس میں بھی وہی راوی ہے جس کو میں ضعیف مانتا ہوں، بتلایئے اسے کیا کہا جائے؟

مغالطہ در مغالطہ ڈاکٹر عثمانی نے اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں حدیث کا متن بھی بدل دیا اور حوالہ بھی، موصوف تحریر فرماتے ہیں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ اَوْ بَیْتِیْ عِیْدًا (رواہٗ ابو یعلی وسعید بن منصور) ترجمہ: میری قبر یا گھر کو میلہ کی جگہ

نہ بناؤ۔" ("یہ قبریں یہ آستانے" دوسرا ایڈیشن صہ۳۱) (یہ مزار یہ میلے صہ۲۹)

پہلے ایڈیشن میں ابوداؤد اور نسائی کا حوالہ دیا اور دوسرے ایڈیشن میں ابویعلیٰ اور سعید بن منصور کا، کیا اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ نہ ابویعلیٰ اور سعید بن منصور کی کتابیں ملیں گی نہ اس کا ضعف ظاہر ہوگا جس کو وہ چھپانا چاہتے ہیں ؟ ہمارا حسن ظن تو اس بات کی اجازت نہیں دیتا لیکن پھر بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ صحاح ستہ کی کتب کو چھوڑ کر ثانی دور کا حوالہ کیوں دیا گیا ہے ۔ بہرحال وجہ کچھ بھی ہو ہم مسند ابی یعلیٰ اور سنن سعید بن منصور کی حدیثوں کا پورا متن نقل کرتے ہیں :

صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبوراً ولا تتخذوا بیتی عیداً وصلوا علی وسلموا فان صلواتکم وسلامکم یبلغنی اینما کنتم (مسند ابی یعلیٰ) (مرعاۃ جلد اول صہ۶۹۲)	اپنے گھروں میں نماز پڑھو، ان کو قبرستان نہ بناؤ، اور میرے گھر کو عید نہ بنانا، مجھ پر درود و سلام پڑھتے رہنا، کیونکہ بیشک تمہارا درود و سلام مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔
لا تتخذوا قبری عیداً ولا بیوتکم قبوراً وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی (سنن سعید بن منصور)	میری قبر کو عید نہ بنانا اور نہ اپنے گھروں کو قبرستان اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ بے شک تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

(مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول صہ۶۹۲)

مندرجہ بالا دونوں احادیث کے متن میں یہ بات بھی شامل ہے کہ درود و سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا ہے لیکن ڈاکٹر عثمانی نے پوری حدیث نقل نہیں کی، کیا اس وجہ سے کہ دوسرا حصہ ان کے نظریہ کے خلاف ہے؟ یا اس وجہ سے کہ دوسرا حصہ جو اسی سند سے بیان ہوا ضعیف ہے، دوسرے ایڈیشن میں بھی عثمانی صاحب نے حق پوشی سے کام لیا، انہیں چاہیئے تھا کہ پہلے حصہ کو بھی ضعیف کہتے، اور اگر پہلے حصہ کو صحیح مانا تھا تو دوسرے حصے کو بھی صحیح مان کر اپنے نظریہ سے رجوع کرتے لیکن انہوں نے ان دونوں کاموں میں سے کوئی کام بھی نہیں کیا، اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا ؟

ماخذ :- "ذہن پرستی" تلخیص و ترتیب :- محمد صدیق میمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

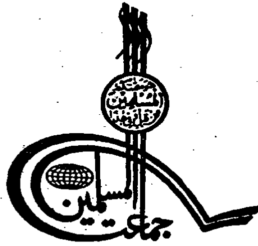
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں

وجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946